”عہد رسالت میں قوانین اسلامی کی تشکیل“

مستشرقین کے نقطہ نگاہ کا تنقیدی جائزہ

مدثر حسین*

After the foundation of islamic state in Madina, Muhammad (SAW) introduced code of ethics and laws for the citizens of the state, so that a solid and prosperious society may came into existance. It is allaged by the orientalists critics that those codes of ethics and laws were extrected from the world nations, especially from Roman laws which were used as basic source in this regards.Infact there is a foundamental difference between Islamic laws and Roman laws. Roman laws neither could aspects of human life nor these are sufficient to fulfill all the needs of present era. On the other hand, Islam is a complete code of life and millions of people in the world are spending their lives following the laws provided by Islam. Keeping in view of this basic differnce between Islam and Roman laws, the fundamental point of orientalists has been vehemently denied in this Article, that Muhammad (SAW) had got any type of assistance from the world nation law especially the Roman law. It is further elaborated that the point of views of present era scholars in very fruitful in coming at the conclusion in this regard.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ گیر شخصیت کا بے حد اہم پہلو آپؐ کا قانون ساز ہونا ہے، قانون کو انسانی زندگی میں جو اہمیت حاصل ہے، اس سے کوئی بھی ذی شعور انسان انکار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ نبی مہربانؐ نے لوگوں کو نہ صرف توحید اور راہ ہدایت کی طرف بلایا بلکہ ایسے قوانین بھی تشکیل دیئے جو کہ ایک مضبوط اور مستحکم معاشرے کے قیام، پائیدار امن، مساوات، انسانی حقوق و فرائض کی ادائیگی اور عدل و انصاف کی فراہمی کے لیے از حد ضروری تھے۔ اور ان قوانین کے نتیجے میں ایک ایسا مثالی معاشرہ وجود میں آیا، جس کی مثال تاریخ انسانی پیش کرنے سے قاصر ہے۔

لیکن مستشرقین نے نبی مہربان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیثیت قانون دان بھی تنقید کا نشانہ بنایا اور یہ الزام لگایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو قوانین تشکیل و ترتیب دیئے، ان کا ماخذ دوسری اقوام کا قانونی ادب ہے۔

* لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج، ٹاؤن شپ، لاہور۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

گولڈزیہر(Goldzieher) (1921ء۔1850ء) نے لکھا:

''اسلام نے عہد نامہ قدیم و جدید، ربیوں کے اقوال، یونانی فلسفیانہ عقائد، ایرانی کہاوتوں اور ہندی عقلیات سے چیزیں لیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث کی شکل میں اظہار کردیا''۔

"What Islam produced on its owner borrowed from the outside was dressed up as hadith... Passage from the old and new testament, Rabbinic sayings, quotes from Apocryphal gospels and even doctorine of Greek philosophers and maxims of persian and Indian wisdom gained entrance into Islam disguised as Utterances of the Prophet".(1)

مشہور مستشرق Torrey (1956ء۔1863ء) نے لکھا:

''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی بنیاد، عرب کے یہودیوں کے عقائد پر رکھی گئی''۔

"Very foundations of Muhammedanism were laid deep in a arabian Judaism which was both learnered and authoritative". (2)

Joseph Schact جوزف شاخت (1969ء۔1902ء) لکھتا ہے:

''اُن کا اختیار غیر قانونی تھا، پیروکاروں کے لئے مذہبی، سرد مہروں کے لئے سیاسی تھا''۔

"His authority was not legal but for the believers religious and for the lukewarm political". (3)

Will Durant ول ڈیوران (1981ء۔1885ء) لکھتا ہے:

''روایات پر مسیحی تعلیمات کے اثرات زیادہ ہیں''۔

"Christian influences seem to have molded many of the traditions".(4)

انسائیکلوپیڈیا آف ریلجنز کا مقالہ نگار مستشرقین کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''مفتوح علاقوں کے قانون کے اثرات اسلامی قانون میں رچ بس گئے''۔

"The view of western scholorship is that as the new empire absorbed its early conquest of syria, Iraq, Egypt, and Iran ... it was also exposed to influence from the local civilization, which included the very highly developed legal cultures of Roman Byzantine law, Jewish law, Sasanid law and the law of the Eastern christian churches. The assumption generally made by western scholors is that educated converts to Islam from these cultures prepetuated the legal tradition, of the conquered civilizations,

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

which in a synertic process, wereassimilated into the rascent Islamic legal culture". (5)

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کی مقالہ نگار Ann Elizabeth Mayer لکھتی ہے:

''قانون سازی کے ابتدائی دور میں دیگر اقوام کے اثرات داخل ہوئے''۔

"Elements from Roman Byzantine (Including Roman provinces) law, Taulmudic law. The canon law, of eastern churches, and persian sasinian law entered islamic law during its formative period". (6)

مستشرقین کی اس الزام کے متعلق کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں نے قوانین کی تشکیل کے لیے غیر اقوام کے قوانین کا سہارا لیا۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی (1950ء-2012ء) لکھتے ہیں:

''بہت سے مغربی مستشرقین نے آج سے تقریباً ڈیڑھ پونے دوسو سال پہلے یہ دعویٰ کیا کہ فقہ اسلامی قانون روما سے ماخوذ ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب انہوں نے فقہ اسلامی کے ذخائر کا مطالعہ کیا اور یہ دیکھا کہ اتنی وسیع وعریض فقہ، اتنا گہرا، اتنا عمیق اور اتنا سائنٹفک نظام قانون مسلمانوں کے پاس موجود رہا ہے، تو شاید ان کے حاکمانہ پندار نے یہ گوارا نہیں کیا کہ مسلمانوں کی اس عظمت کا اعتراف کریں، ان کے مستعمرانہ مزاج اور ذہن نے یہ بات قبول نہیں کی کہ مسلمان فقہاء کے اس کارنامے کو تسلیم کریں۔ لہٰذا انہوں نے یہ بے بنیاد دعویٰ شروع کر دیا کہ اسلام کا قانون روم کے قانون سے ماخوذ ہے''۔(7)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو قانون سازی کی اس کی بنیاد وحی الٰہی تھی، جب کہ رومن لاء کے ماخذ و مصادر بالکل مختلف ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر محمود غازی لکھتے ہیں:

''بادشاہوں کا دیا ہوا قانون، مجسٹریٹوں کے دیئے ہوئے فیصلے اور بادشاہوں کے مقرر کئے ہوئے ماہرین قانون کے فیصلے اور مشورے، یہ رومن لاء کے مصدر اور ماخذ ہیں جبکہ فقہ اسلامی میں ان میں سے کوئی چیز نہیں پائی جاتی۔ فقہ اسلامی نہ تو کسی بادشاہ کا دیا ہوا قانون ہے، نہ یہ کسی مجسٹریٹ کے دیئے ہوئے ضابطے ہیں اور نہ بادشاہوں کے مقرر کئے ہوئے کسی مشیر کے مشورے ہیں۔ فقہ اسلامی میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے، جس کے بارے میں تھوڑی دیر کے لیے بھی یہ فرض بھی کیا جا سکے کہ یہ قانون روما سے بالواسطہ یا بلا واسطہ ماخوذ تھی۔۔۔ ان دونوں نظاموں میں تصورات کا بنیادی اختلاف موجود ہے، قانون روما کے بعض بنیادی احکام اسلام کی اساسی تعلیمات سے متعارض ہیں۔ اس قانون کے بعض احکام ایسے ہیں، جو اسلام کے تصور عدل کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

خلاف ہیں بلکہ دنیا کا کوئی بھی متمدن نظام ان تصورات کو آج قبول نہیں کرتا''۔(8)

ڈاکٹر محمود غازی مزید لکھتے ہیں:

''انیسویں صدی کے ربع اخیر اور بیسویں صدی کے نصف اول میں یہ بات مزید زور وشور سے دہرائی گئی، وان کریمر۔ڈی بوئر۔گولڈتسہیر اور آخر میں جوزف شخت نے اس موضوع پر تحریروں کے انبار لگا دیئے، یہ عجیب اتفاق ہے کہ یہ دعوے کرنے میں رومی الاصل یا اطالوی مستشرقین کے مقابلہ میں جرمن، بالخصوص یہودی الاصل مستشرقین زیادہ پیش پیش تھے''۔(9)

شیخ ابراہیم القطان، قوانین اسلامی کی رومی قانون سے ماخوذ ہونے کی نفی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسلمان رومی قانون سے واقف تھے، جیسے انہوں نے یونانی فلسفہ سے واقفیت حاصل کی؟۔۔۔جہاں تک قانون کے شعبے کا تعلق ہے اس میں انہوں نے غیر اقوام سے کچھ لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔کیونکہ ان کے پاس اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت موجود تھی۔ ان دو قانونی مصادر نے انہیں اس امر سے مستغنیٰ کر دیا کہ وہ اس ضمن میں غیر اقوام کی معاونت حاصل کریں۔ اگر معاملے کی صورت اس کے سواء کچھ ہوتی اور تاریخ میں قانون کی کوئی ایک کتاب یا کم از کم کوئی ایک ایسا رسالہ ہم تک ضرور پہنچتا جو رومی قانون سے عربی قانون میں منتقل کیا گیا ہو، جیسا کہ انہوں نے یونانی میراث کے ساتھ ساتھ فارس کی ادبی اور علمی میراث کے ساتھ بہت سے کتابیں عربی میں ترجمہ کیں''۔(10)

ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں:

''قابل ذکر ہے کہ رومی ترتیب کسی بھی اسلامی فقیہ نے اختیار نہیں کی، قانون روما اور قانون اسلام میں بنیادی فرق بھی کم نہیں''۔(11)

ڈاکٹر حمید اللہ کے نزدیک قوانین اسلامی کے، رومی قوانین سے متاثر نہ ہونے کے مندرجہ ذیل نکات، ناقابل نظر انداز ہیں:

۱۔ مرجع قانون اسلامی یعنی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ تو وہ زبانیں آتی تھیں، جن میں قانون روما لکھا ہوا تھا اور نہ آپ کا قیام ان علاقوں میں رہا، جہاں وہ قانون رائج تھا۔

۲۔ اسلامی قانون کی بنیاد اولاً اپنی پیدائش گاہ کے رواجوں پر ہونی چاہیے۔حجاز میں رومی اثرات کبھی نہ آئے۔

۳۔ تمام ابتدائی اسلامی مذاہب فقہ حجاز یا عراق یعنی غیر رومی علاقوں میں پیدا ہوئے اور پھلے پھولے، واحد

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

استثناء امام اوزاعی کا سمجھا جاتا تھا مگر یہ سندھی الاصل تھے، بیروت کی فوجی رباط میں قیام اواخر عمر میں کیا تھا۔

۴۔ بے شبہ اموی دور میں دارالخلافہ دمشق کے رومی علاقے میں تھا، لیکن اموی دور میں فقہ سے زیادہ تفسیر حدیث، تاریخ، طب وغیرہ پر توجہ ہوئی۔ فقہ کا مراکز اموی دور میں بھی کوفہ اور حجاز ہی تھے۔ عباسی دور میں فقہ سے توجہ ہوئی تو دارالخلافہ عراق میں منتقل ہو گیا تھا۔

۵۔ منطق، فلسفہ، جغرافیہ، طب الٰہیات، ریاضی وغیرہ کے برخلاف فقہ میں کسی زمانہ میں بھی معرّب اصطلاحیں نہیں ملتیں بلکہ سب کی سب خالص عربی اصطلاحیں ہیں جو قرآن یا حدیث کے الفاظ سے ماخوذ ہیں۔

۶۔ اور علوم کے برخلاف فقہ کی تدوین و ترقی کے زمانے میں قانون کی کسی بیرونی کتاب کے عربی میں ترجمے کا کوئی ذکر نہیں ملتا اور نہ ایسے فقہا ملتے ہیں جو رومی قانون کی کتابوں کو پڑھنے کے لئے اجنبی زبانوں مثلاً لاطینی، یونانی، سُریانی سے واقف ہوں۔

۷۔ قریب قریب تمام مشہور فقہا غیر رومی علاقوں سے پیدا ہوئے، حجاز کے بعد سب سے زیادہ ایران اور ترکستان نے فقہا کو پیدا کیا۔ یہاں ایرانی اور بدھی قانون تو ہوں گے لیکن رومی اثرات نہیں۔

۸۔ حضرت عمرؓ نے چنگی اور مالگزاری کے قواعد غیر رومی علاقوں سے اخذ کئے تھے۔ جزیہ تک بھی قدیم ایران میں ملتا ہے، رومی علاقوں میں نہیں، قاضی القضاۃ کا عہدہ بھی ایران میں تھا۔ کم از کم موبذِ موبذاں عدالتی کام بھی کرتا تھا۔

۹۔ قرآن نے صراحت سے حکم دیا ہے کہ ذمّی رعایا کو قانونی اور عدالتی خودمختاری حاصل رہے۔ اس پر عہد نبوی ہی سے عمل شروع ہو گیا اور عثمانی ترکوں تک باقی رہا۔ اس کا ناگزیر نتیجہ مسلمانوں اور ذمیوں کے نظام ہائے قانون کی ایک دوسرے سے جدائی اور باہم عمل و ردّ عمل سے علاحدگی رہی۔

۱۰۔ فتوحات اسلامی کے آغاز ہی پر مسلمانوں نے وقت واحد میں ایرانیوں اور رومیوں دونوں پر ایک ساتھ زیر کیا تھا یہ کہنا کہ مفتوحوں میں صرف رومیوں کا اثر فاتحین پر پڑا اور اسپین سے چین تک اور آرمینیا سے ہندوستان تک جو دیگر مفتوح اقوام تھے۔ ان کے رواجات کا اثر نہ پڑا محض ترجیح بلا مرجح ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۱۔ اسلامی تمدن اور رومی تمدن میں بنیادی فرق بھی بہت ہیں، جہاں تک میں تقابلی مطالعہ کر سکا، عبادات (یعنی توحید، نماز، روزہ، حج، زکات) تعزیرات، مالیات، قرض وسود، وراثت، نکاح، نسب، خلع، غلاموں کی آزادی، عدل گستری، قانون بین الممالک وغیرہ میں کوئی مماثلت نہیں ملتی۔ لے دیکر حصہ معاملات کا رہ جاتا ہے، ان کی مماثلت کے اسباب کی تلاش سے قطع نظر غیر مماثل اجزاء کے وجود سے اتنا تو ضرور ثابت ہوجاتا ہے کہ قانون اسلامی کے بہت بڑے حصے پر قانون روما کا بالکل اثر نہیں ہے۔

۱۲۔ آغاز اسلام پر قانون روما مشرقی رومی یعنی بیزنطینی سلطنت میں رائج ہی نہ تھا، بجز چند صوبہ وار صدر مقاموں کے اور پادریوں نے عدل گستری اور تحکیم وثالثی اپنے ہاتھ میں لے رکھی تھی اور مذہبی یا خود غرضانہ وجوہ سے غیر عیسائی رومی قانون سے رجوع کرنا پسند نہ کرتے تھے۔(12)

ڈاکٹر محمود حمدی زقزوق فقہ اسلامی کی رومی قوانین سے متاثر ہونے کی نفی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ دلیل باطل ہے اور تنقیدی معیار پر پورا بھی نہیں اُترتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمی تھے اور سوائے دو مواقع کے کبھی انہوں نے شام کا صرف نہیں کیا۔ ایک سفر میں اُن کی عمر 9 یا 12 اور دوسرے میں 25 سال تھی، ان اسفار میں، اہل قافلہ سے الگ ہو کے وہ کسی رومی قانون کے ماہر سے نہیں ملے اور نہ ہی کسی نے آ کر قانونِ رومی کے قواعد سکھائے''۔

''وهذه الأدلة باطلة و يسهل كشف زيفها وبطلانها، ولا تستطيع أن تثبت أمام النقد العلمي الجاد، فاالنبى ﷺ كان اميا لايقرأ ولا يكتب، ولم يكن لخروجه الى شام فى المرتين اللتين سافر فيهما أى اثر فى امكان اطلاعه على القانون الرومانى، فقد كانت رحلته الاولىٰ مع عمه ابى طالب وهو ابن تسع سنين او اثنتى عشرة سنة، وأما رحلتة الثانية فقد كانت سنه حينذاك خمساً وعشرين سنة، ولم يرافقه فيها الاعرب خلّص ولم يختلط بأ احد من علماء القانون الرومانى، فضلاً عن انه لم يكن هناك أى سبب يدعوا لحكام الرومان او أحد علمائهم لتعليم محمد قواعد القانون الرومانى''.(13)

ڈاکٹر محمود حمدی زقزوق قوانین اسلامی اور رومی کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اسلامی قوانین اور رومی قوانین کے درمیان بعض ظاہری چیزوں کی مشابہت سے یہ تاثر لینا درست

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نہیں کہ اسلامی قانون رومی قانون سے متاثر ہے۔دونوں کے مصادر احکام کے درمیان اصولی اعتبار سے کثیر اختلاف ہے۔اسلامی قوانین کی بنیاد وحی پر ہے جبکہ رومی قوانین کی بنیاد انسانی عقل پر ہے"۔

"أما القول بالتشابه المزعوم بين الشريعة الاسلاميه والقانون الروماني فان التشابه لا يعني بالضرورة التأثر، فقد يكون ناشئاً من تشابه الظروف الاجتماعيه، كما أن العقول تشابه في كثير من أنواع التفكير ومع ذلك فانه على الرغم من هذا التشابه الظاهري في بعض النظم والقواعد فان هناك اختلافات كثيرة وأساسية بينهما ممايدل على استقلال كل منهما عن الآخر، فضلاً عن اختلافهما في مصادر الاحكام، فالخلاف جوهري بينهما، اذ نقوم الشريعة الاسلامية على أساس الوحي الإلهي بينما يعتمد القانون الروماني على العقل البشري. (14)

نبی مہربان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوانین کی تشکیل میں وحی اور الہام کو بطور ماخذ استعمال کیا، جبکہ دیگر قوانین انسانی مساعی کا نتیجہ ہیں۔اس لیے دونوں نظام قوانین میں واضح اور بنیادی فرق ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں:

"الٰہی قانون اور انسانی قانون کے درمیان یہ فرق آج اتنا نمایاں ہو چکا ہے کہ بجز اندھوں اور شپرہ چشموں کے ہر شخص اس کو دیکھ سکتا ہے۔کل تک تعصب یا جہل کی وجہ سے اسلامی قانون کے جن احکام اور اصولوں پر بڑھ چڑھ کر حملے کئے جاتے تھے،ان کے مقابلے میں انسانی قوانین کے جن نظریات اور قواعد پر فخر کا اظہار کیا جاتا تھا، آج ان کے متعلق کسی بحث واستدلال کے بغیر محض واقعات ہی کی نا قابل انکار شہادت سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے اور ہورہی ہے کہ جو کچھ اسلام نے سکھایا تھا، وہی صحیح تھا،اس کے جتنے طریقے انسانی قوانین نے تجویز کئے تھے، وہ سب غلط اور نا قابل اتباع نکلے۔اگر چہ عالم تخیل میں وہ بہت ہی روشن نظر آتے تھے، زبانیں اب بھی اس حقیقت کا اعتراف کرنے سے انکار کرتی ہیں مگر عملاً دنیا ان قوانین کو توڑ رہی ہے، جن کو کل تک وہ نہایت مقدس اور نا قابل ترمیم سمجھتی تھی اور آہستہ آہستہ ان احوال وقواعد کی طرف رجوع کر رہی ہے، جو اسلام نے مقرر کیے تھے"۔(15)

قوانین کی اساس کے حوالے سے سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

"ہر تہذیب اور نظام تمدن میں تین چیزیں اساس کا حکم رکھتی ہیں، ایک طریق فکر دوسرے اصول اخلاق

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور تیسرے قوانین، مدنی دنیا کی تمام تہذیبوں میں یہ تینوں چیزیں مختلف ذرائع سے آتی ہیں، طریق فکران مفکرین اور اہل حکمت کی تعلیمات سے ماخوذ ہوتا ہے، جنہوں نے کسی نہ کسی وجہ سے بڑے بڑے انسانی گروہوں کی ذہنیت پر قابو پالیا ہے''۔(16)

اصول اخلاق ان رہنماؤں، مصلحوں اور پیشواؤں سے لئے جاتے ہیں، جن کو مختلف زمانوں میں خاص خاص قوموں پر اقتدار حاصل ہوا اور قوانین مدنی کے وضع کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں، جن کی مہارت پر زندگی کے مختلف شعبوں پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سے جو نظام تمدن قائم ہوتا ہے اس میں لازمی طور پر تین خامیاں پائی جاتی ہیں۔

1۔ ان تین مختلف ذرائع سے جو عناصر فراہم ہوتے ہیں، ان میں ایک ایسی معجون مرکب تیار ہوئی ہے، جس کا مزاج کہیں صدیوں میں جا کر قائم ہوتا ہے اور پھر بھی بہت سی بے ربطیاں، بے اعتدالیاں اور نا مناسبتیں باقی رہ جاتی ہیں۔

2۔ ان ذرائع سے جو عناصر ثلاثہ ہوتے ہیں، ان میں طول حیات کی قوت ہوتی ہے، نہ توسیع کی استعداد

3۔ عناصر ثلاثہ کے ان مبادی میں سے کسی میں بھی تقدس کا شائبہ نہیں ہوتا

انسانی معاشرے میں بلاشبہ آباؤ اجداد، خاندان اور قبیلے قوم کے بزرگ، اساتذہ، اہل علم، مذہبی پیشوا، سیاسی لیڈر اور اسی قسم کے دوسرے لوگوں کو جن کی دانش مندی پر بھروسہ کیا جاسکتا تھا۔ ہمیشہ رہنمائی کا منصب دیا گیا ہے اور ان کی تقلید کی گئی ہے۔(17)

ان کے اصول وضوابط کو معاشرے میں خاصی اہمیت حاصل رہی ہے، لیکن انسانوں کے بتائے ہوئے ضابطوں اور قوانین میں ایک بنیادی خامی ہے کہ انکی بنیاد یقینی علم پر نہیں۔ اس لیے انسانی قانون بنیادی طور ناقص نامکمل اور محدود ہوتا ہے، اسی حقیقت کی طرف قرآن میں اشارہ ہے:

''جس چیز کی پیروی کرتے ہیں وہ سوائے گمان اور خواہشات نفس کے، اور کچھ نہیں''۔

إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ. (18)

جبکہ دوسری جگہ ارشاد ہے:

''وہ حقیقت سے لاعلم ہیں، صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور گمان کا حال یہ ہے کہ وہ حق کی ضرورت کو کچھ بھی پورا نہیں کرتا۔

وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

شَيْئاً.(19)

اس کے برعکس نبی مہربان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احکامات الٰہی کی روشنی میں جو قوانین سازی کی اس کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں:

''اسلامی قانون کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیات یہ ہے کہ اس کے اصول اور اساسی احکام میں غایت درجہ کا اعتدال اور توازن پایا جاتا ہے۔ایک طرف وہ اخلاق کا ایک بلند ترین نصب العین پیش نظر رکھتا ہے،تو دوسری طرف انسانی فطرت کی کمزوریوں کو بھی نظرانداز نہیں کرتا،ایک طرف وہ تمدنی واجتماعی مصالح کی رعایت ملحوظ رکھتا ہے تو دوسری طرف ایسے امکانات کو بھی نظر سے اوجھل نہیں ہونے دیتا،جن کا کسی وقت عالم واقعہ میں آنا متوقع ہے۔غرض یہ ایک ایسا معقول قانون ہے،جس کا کوئی قاعدہ اور حکم افراط وتفریط کی جانب مائل نہیں ہے،قانون سازی میں جتنے پہلوؤں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ان سب کا اسلام میں نظری حیثیت ہی سے نہیں بلکہ عملاً پورا لحاظ رکھا گیا ہے اور ان کے درمیان ایسا صحیح توازن قائم کیا گیا کہ کہیں کسی ایک طرف نا مناسب میلان اور کسی دوسرے پہلو سے غیر منصفانہ اعراض نظر نہیں آتا،یہی وجہ ہے کہ آج تیرہ سو برس سے یہ قانون مختلف ممالک اور مختلف زبانوں میں مختلف تمدنی حالات اور مختلف عملی مراتب اور مزاجی کیفیات رکھنے والی قوموں میں رائج رہا ہے۔کہیں کسی شخص یا اجتماعی تجربے نے اس کے کسی اساسی حکم کو غلط یا قابل ترمیم نہیں پایا،یہی نہیں بلکہ انسانی فکر،باوجود سعی بلیغ،اس کی کسی چیز کا ایسا بدل تجویز کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی،جو اعتدال اور توازن وتناسب میں اس کے لگ بھگ بھی پہنچتا ہو یہ کیفیت جو اسلامی قانون میں پائی جاتی ہے صرف حکمت وبصیرت الٰہی کا نتیجہ ہو سکتی ہے''۔(20)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنائے ہوئے قانون کی خصوصیات یہ ہے کہ یہ جامع ہے جو انسانی ضرورت کی تکمیل کے لیے تمام خوبیوں کو سموئے ہوئے ہے جبکہ باقی قوانین اس خصوصیت سے محروم ہیں۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں:

''انسانوں کی بنیادی اور اہم ضروریات اور انسانی زندگی کے اہم پہلو،ان سب ضروریات کی تکمیل اور ان سب پہلوؤں کو منظّم کرنے اور ان سب کے بارے میں رہنمائی کا سامان فقہ اسلامی میں موجود ہے۔ دوسرے نظام اس جامعیت سے عاری ہیں،اگر کوئی نظام کسی ایک پہلو میں رہنمائی کرتا ہے،تو بقیہ پہلوؤں کے بارے میں خاموش ہے ظاہر ہے کہ ایسے کسی نظام کے بارے میں یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ وہ مکمل اور جامع نظام ہے''۔(21)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حکیم محمود احمد ظفر لکھتے ہیں:

''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو امن کا جو قانون دیا ہے، وہ اللہ کا قانون تھا کیونکہ عقل انسانی کے تراشیدہ قوانین اور اصول حیات انسان کی اجڑی ہوئی بستیوں کو آباد کرنے اور ان کے دکھ درد کو ختم کرنے سے قاصر تھے۔ پھر آپؐ نے جو قانون اور اصول انسانیت کو دیئے، ان میں ایک جامعیت تھی اور انسانی اعمال کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے لیے اس میں کوئی حکم نہ ہو، وہ اخلاقی زندگی ہو یا علمی سیاسی ہو یا معاشرتی، دینی ہو یا دینوی، حاکمانہ ہو یا محکومانہ وہ ہر زندگی کے لیے ایک مکمل وکامل قانون اپنے اندر رکھتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ دنیا کا آخری اور عالمگیر مذہب نہ ہوتا''۔(22)

نبی مہربان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قانون ساز ہونے کا ایک منفرد پہلو قانون بین الممالک کا آغاز ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اقوام عالم سے تمیز کرتا ہے اور آپ کی دور اندیشی، امن پسندی فہم وفراست کی واضح دلیل ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی اپنی کتاب اسلام کا قانون بین الممالک میں لکھتے ہیں:

''اسلام میں بین الاقوامی تعلقات کا آغاز ہجرت مدینہ سے قبل ہی ہو گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف قبائل سے روابط کا آغاز مکہ مکرمہ کے دوران قیام ہی فرما دیا تھا۔ بعض روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپؐ نے ہجرت حبشہ کے موقع پر جو 5 نبوی میں ہوئی، شاہ حبشہ نجاشی کے نام ایک نامہ مبارک بھی تحریر فرمایا تھا، جس کو اسلامی تاریخ کا پہلا باقاعدہ بین الاقوامی رابطہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام روابط مکہ مکرمہ میں زیر تشکیل امت مسلمہ کی طرف سے کئے جا رہے تھے اور یقیناً قرآن اور وحی الٰہی کی رہنمائی میں وقوع پذیر ہو رہے تھے۔ قرآن اور وحی الٰہی کی انہی عمومی ہدایات کو اسلام کے بین الاقوامی قانون کا آغاز قرار دیا جا سکتا ہے''۔(23)

ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں:

''قانون بین الممالک بھی ایک ایسا علم ہے، جو مسلمانوں کا ہی رہین منت ہے اور مسلمانوں نے ہی سب سے پہلے اس کو وجود بخشا''۔(24)

مزید لکھتے ہیں:

''قانون بین الممالک، جو حقیقت میں بین الممالک بھی ہو اور قانون بھی ہو، مسلمانوں سے شروع ہوتا ہے، اس کا آغاز کس طرح ہوا؟ اور چیزوں کیطرح یہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مبنی ہے''۔(25)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے اولین قانون ساز تھے، انہوں نے اپنے زمانے کے تقاضوں کا خیال رکھا، ان کے قانونی ملفوظات دوسرے آسمانی قوانین کا ذریعہ بن گئے۔ جن پر تمام اسلامی آئین کی بنیاد قائم ہے، اللہ کی جانب سے بھی یہ حکم نافذ ہے کہ تمام مسلمان فرمان رسول کی پیروی کریں۔

مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ. (26)

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا. (27)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی تشریعی حیثیت کا احساس تھا اور اسی احساس کے پیش نظر زندگی کے مختلف ادوار کے حوالے سے قانون سازی کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادات، معاملات، شخصی احوال، سیاسی، معاشی اور انفرادی اصلاح کے دائروں میں قوانین تشکیل دیئے، اب جو قانون جامع مفصل اور وحی الٰہی پر مبنی ہو، وہ کسی ایسے قانون کو بطور ماخذ ومحرک کیونکر استعمال کرے گا۔ جو انسانی عقل پر مشتمل ہو اور نقائص و عیوب سے بھرا ہوا ہو، اس لئے مستشرقین کے قوانین سازی اور اس کے ماخذ ومحرکات کے حوالے سے اعتراضات اور شکوک کے بادل بلا جواز اور حقائق سے آنکھیں پھیرنے کے مترادف ہیں۔

یقینی بات یہ ہے کہ آج روئے زمین پر کوئی دو انسان بھی ایسے نہیں ملیں گے، جو جموربی قانون کے مطابق زندگی گزار رہے ہوں، دنیا کا کوئی گاؤں بھی ایسا نہیں ہے، جہاں آج معاملات اس رومن لاء کے مطابق طے ہو رہے ہوں، جو جسٹنین نے تیار کیا تھا۔ یہی حال بڑی حد تک دوسرے قوانین کا ہے لیکن ان تمام قوانین کے برعکس اسلامی قانون ایک زندہ قانون کی حیثیت سے موجود ہے۔ کروڑوں انسانوں کی زندگیوں کے بڑے حصے اس قانون سے مرتب ومنظم ہو رہے ہیں۔ دنیا کے ہر ملک اور ہر بڑے شہر میں لاکھوں کی تعداد میں ایسے مسلمان موجود ہیں، جو آج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے وحی الٰہی پر مبنی اسلامی قوانین کے بہت سے شعبوں پر عمل پیرا ہیں۔

مدینہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھنے کے بعد نبی مہربان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہریان ریاست کے لئے قواعد وضوابط تشکیل دیئے، تاکہ مستحکم معاشرہ قائم کیا جا سکے۔ مستشرقین نے قوانین سازی کے اس عمل کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ قوانین کی تشکیل وترتیب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقوام عالم کے قوانین بالخصوص رومی قوانین کو بطور بنیادی ماخذ استعمال کیا۔

حالانکہ اساسی اعتبار سے اسلامی قوانین اور رومی قوانین میں بنیادی فرق ہے، رومی قانون نہ تو انسانی حیات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور نہ ہی عصر حاضر میں کوئی ایسا فرد موجود ہے، جو رومی قانون کے تحت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

زندگی بسر کرتا ہوں۔اس کے برعکس اسلام تمام شعبہ ہائے زندگی کے حوالے سے رہنمائی فراہم کرتا ہے اور آج بھی کروڑوں انسان کی زندگیوں کے شب و روز اس قانون کے تحت بسر ہو رہے ہیں۔اس آرٹیکل میں اسی بنیادی فرق کو مدنظر رکھتے ہوئے، مستشرقین کے اس مؤقف کی دلائل سے نفی کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوانین سازی میں قوانین عالم بالخصوص رومی قانون سے کسی قسم کی مدد لی ہے۔اس مؤقف کی نفی کے لئے عصر حاضر کے مؤقر علماء کی آراء سے استفادہ کیا گیا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(1) Goldzieher, Introduction to Islamic Theology and Law, Princeton University Press, New Jersay, U.S.A, 1981, P:40

(2) Charles Cutler, Torrey, The Jewish Foundation of Islam, Jewish Institute of Religion Press, New York, U.S.A, 1933, P:154

(3) Schacht, Joseph, An Introduction of Islamic Law, Oxford University Press, London, 1982, P:11

(4) Durant, Will, The Age of Faith, Simon and Schuster, New York,1950, P:12

(5) Encyclopedia of Religion, American Publishing Company, New York, U.S.A, 1987, P:433

(6) Encyclopedia of islam, E.J Brill, Leiden, Netherland, 1991, P:887/2

(7) غازی، ڈاکٹر، محمود احمد، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران و تاجران کتب، اردو بازار، لاہور، 2008ء، ص:17

(8) ایضاً، ص:18

(9) ایضاً، ص:22-21

(10) القطان، شیخ ابراہیم، اسلامی شریعت کی آفاقیت، مترجم، حافظ عبدالغفار، شریعہ اکیڈیمی، اسلام آباد، 1997ء، ص:35

(11) محمد، حمید اللہ، ڈاکٹر، امام ابوحنیفہ کی تدوینِ قانون اسلامی، اردو اکیڈمی، سندھ، کراچی، 1983ء، ص:50

(12) محمد، حمید اللہ، ڈاکٹر، امام ابوحنیفہ کی تدوینِ قانون اسلامی، ص:67-64

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(13) زقزوق، محمود حمدی، دکتور، الاستشراق والخلفیہ الفکریہ للصراع الحضاری، دارالمعارف، بیروت، لبنان، 1998ء، ص:114
(14) ایضاً، ص:115
(15) خالد علوی، ڈاکٹر، انسان کامل، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، 1995ء، ص:384
(16) مودودی، سید، ابوالاعلیٰ، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول مبادی، مکتبہ جماعت اسلامی، اچھرہ، لاہور، 1995ء، ص:204
(17) مودودی، سید، ابوالاعلیٰ، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول مبادی، ص:192
(18) النجم:23
(19) النجم:28
(20) انسان کامل، ص:383
(21) محاضرات فقہ، ص:129
(22) ظفر، حکیم، محمود احمد، پیغمبر امن، مکی دارالکتب، مزنگ روڈ، لاہور، 2009ء، ص:4
(23) غازی، ڈاکٹر، محمود احمد، اسلام کا قانون بین الممالک، شریعہ اکیڈیمی، بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد، 2007ء، ص:4
(24) حمیداللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، بیکن بکس، اردو بازار، لاہور، 2005ء، ص:129
(25) حمیداللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، ص:133
(26) النساء:80
(27) الحشر:7

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.